مدرسہ محمدی کے امانتی کتب خانہ میں

فنونِ حرب کے رسالوں کا ایک مجموعہ

جناب صلاح الدین محمد ایوب صاحب

فنون حرب کے موضوع پر ایک مجموعہ رسائل مدرسۂ محمدی کے امانتی کتب خانہ میں محفوظ ہے۔ اس کے متعلق اہل علم کی آگاہی کے لئے ضروری امور قلمبند کیے جاتے ہیں۔

(۱) ورق ۱ الف پر کتاب کا نام یوں لکھا ہے: "تحفة المجاهدین فی العمل بالمیادین۔"

ناقل نے مولف کے متعلق اس طرح لکھا ہے: تالیف المحقق الفطن العلامۃ الهمام المرحوم الی اللہ تعالی لاجین الحسامی تغمدہ اللہ تعالی برحمتہ۔"

ناقل نے کتاب کے موضوع کے متعلق بھی نام کتاب اور نام مولف کے ساتھ یوں صراحت کی ہے۔ "بیین کیفیۃ المصافۃ فی الحرب والوقوف فی المیدان والمحاربۃ۔"

کتاب کے مقدمہ میں (ورق ۱ ب) ناقل نے مولف کے نام کو لاجین الجسامی نقل کیا ہے۔ غالباً ح کے بجائے ج لکھ دیا ہے۔

مولف نے اپنے نام کی صراحت ان الفاظ میں کی ہے: "الفقیر الی اللہ تعالی لاجین الحسامی عفا اللہ عنہ"

مولف نے مقدمہ میں کتاب کے نام کی بھی صراحت کی ہے: وسمیتہ تحفة المجاهدین

فی العمل بالمیادین "

کتاب کے موضوع کی صراحت بھی مولف نے کی ہے :

" ولما کان للحروب لوازم لابد منها بالشجاعة منها وجوانیم لا یستغنی عنها وقد ضمن هذا الکتاب ما یجب لمتعاطی الحروب من الوقوف علیه ومعرفة رسمه ومعرفة کیفیته وفهمه والامتثال لمرسومه والاتسام برسمه وخبرة التقسمة من اقبال وادبار ورد اصدار وابراد وکر وفر وفوق ومرو وتصویب بسنان وارسال عنان واقدام واحجام ووجود واعرام وسوا

فیه ما یجب الوقوف علیه والوقوف عند حده وان یجعل الشجاع عدته حال هزله وجده "

یہ کتاب اس مجموعہ کے ۱۶ اوراق پر مشتمل ہے ۔ اس مجموعہ میں جتنے رسالے شامل ہیں وہ سب مجموعی طور سے ۷۳ اوراق پر مشتمل ہیں ۔ ان رسالوں کی تقطیع ۳۰ × ۲۰.½ سینٹی میٹر ہے ۔ ہر صفحہ پر ۲۱ سطریں لکھی ہیں ۔ خط بہت واضح اور جلی ہے ۔ غیر فن داں آدمی کے لئے بظاہر تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ناقل نے کتابت صحت کے ساتھ کی ہے ۔ اور اچھی طرح سب رسالے پڑھے جا سکتے ہیں ۔ البتہ روشنائی کاغذ پر پھیل رہی ہے ۔ اور کچھ عرصے میں یہ رسالے نا قابل استفادہ ہو جائیں گے ۔

لاجین الحسامی کا رسالہ ابواب و فصول پر منقسم نہیں ہے ۔ صف بندی اور میدان میں تصنے کی ایک ایک کیفیت وہ قلمبند کرتے ہیں اور آخر میں یہ لکھ کر کہ "هذا ترتیبهم" نیچے ڈائگرام diagram میں صف بندی کیسی ہونی چاہیئے بتا دیتے ہیں ۔

اس طرح صف بندی کی ۳۱ صورتیں بیان کی ہیں اور ۳۱ diagram کھینچے ہیں ۔ diagrams میں نیلی اور سرخ روشنائی استعمال کی گئی ہے ۔

ورق ۱۳ الف پر صف بندی کی کیفیت میں یہ ترکیب بتائی ہے ۔

" فاذا فعلوا ذلك يخرج كل واحد منهم قطاسا اقبالة صاحبه

ویترامیون علی ھذہ الصفۃ ویفعلون ذلک میدان العلیہ ولیوتون یمیناً وشمالاً والی قبلی والی بحری یفعلون ذلک ....."

ورق ۱۵ الف پر یہ عنوان قائم کیا ہے۔ "من لعب بالرمح"۔ اور اس بیان کو ۶ فصلوں میں بیان کیا ہے۔ اس پر یہ رسالہ ختم ہوجاتا ہے۔

اس رسالہ کی ابتدا اس طرح ہوتی ہے: الحمد للہ الذی اعلا قدرہ من اتصف بالشجاعۃ"

ورق ۱۵ ب پر دوسرا رسالہ شروع ہوتا ہے۔ اور بسملہ کے بعد بلا کسی تمہید اور دیباچہ کے الباب الاول لکھ کر اس کا موضوع یوں لکھا ہے: "فی البنود الحربیۃ"۔ اس باب میں ۷۲ بند کا تذکرہ ہے اور وہ یہ ہیں:

(۱) تبطیل یمین و تبطیل شمال (۲) بند الامام علی رضی اللہ عنہ (۳) بند حمزہ (۴) بند خالد بن ولید (۵) بند جاہلے (۶) بند دبوقہ (۷) بند الرکاب (۸) بند قلادہ (۹) بند دولاب (۱۰)..... (۱۱) بند فرد (۱۲) بند مستصعب الیمین (۱۳) بند التلوینہ (۱۴) بند الحلقہ (۱۵) بند طہر (۱۶) بند المسطو (۱۷) نقل العنان (۱۸) بند الحلقہ (۱۹) بند المستصعب (۲۰) بند التسریکین (۲۱) بند کبیر خار (۲۲) بند السیف (۲۳) بند الیتیم (۲۴) بند لبب الصغیر (۲۵) بند المحدمتین (۲۶) بند الزوج (۲۷) بند طاق القلوب (۲۸) بند الحمیلہ (۲۹) بند تبطیل (۳۰) بند المجموع (۳۱) بند المصطحب (۳۲) بند وسطی (۳۳) بند المستصعب (۳۴)..... (۳۵) بند السیرہ (۳۶) بند المرکز حط (۳۷) تا (۳۹) بند المرکز (۴۰) بند المحرر (۴۱) بند الہادی (۴۲) بند التمام (۴۳) بند المرفق الکبیر (۴۴) بند اللبب الکبیر (۴۵) بند الکلاب (۴۶) بند السوار (۴۷) بند طارقۃ (۴۸) بند فصاد (۴۹) بند الفصادین (۵۰) بند الناهض (۵۱) من بنود الرد (۵۲) تا (۵۹) بنود الرد (۶۰) صاحب الخدم (۶۱) تا (۶۸) بنود العلویات (۶۹) بنود الرمانۃ الکبیرۃ (۷۰) بند المکفوف (۷۱) بند المرفقین (۷۲) الختام۔

ان بنود کی وضاحت کے بعد مولف نے ایک نیا باب قائم کیا ہے۔ اس کا عنوان یہ لکھا ہے: باب "فی تساریح حربیة" اور یہ لکھا ہے کہ یہ باب ۲۵ تسریحوں پر مشتمل ہے۔ اس میں ہر تسریحہ کا صرف نام لکھا ہے اور مزید کوئی بات نہیں بیان کی۔ مثلاً الاول بنهفه، الثانی ورانی، الثالث الی تدام طعن، الرابع ورانی بدخول المرفق، الخامس ورانی بخروج بالطویل۔

اس باب کے آخر میں ناقل نے ایک ترقیمہ لکھا ہے جو حسب ذیل ہے:

"تم کتاب مراح نقل الریاح بحمد اللہ وعونه وحسن توفیقه علی ید العبد الفقیر الی اللہ تعالی احمد بن سیفان الحنفی فی سادس شهر رجب الفرد سنة تسع وتسعین وسبعمایة والحمد للہ وحده"

اس کتاب کا یہ نسخہ ۷۹۹ھ کا بظاہر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ کاغذ دیکھنے میں واٹرمارک ہونے کی وجہ سے یورپ کا بنا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

لامحالہ یہ عبارت اس نسخہ میں درج ہوگی جس سے ناقل نے اپنا نسخہ نقل کیا ہے۔

اس عبارت سے یہ معلوم ہوا کہ اس رسالہ کا نام مراح نقل الریاح ہے۔ اس کے ختم ہونے پر پھر عبارت یوں آغاز ہوتی ہے۔ (ورق ۲۳ ب)

"باب فی کیفیة التعلیم من البدایه الی النهایة"۔ اور یہ باب دس فصلوں پر مشتمل ہے۔ اس باب کو ختم کرتے ہوئے مولف نے اپنے استاد کا نام بیان کیا ہے جو یوں ہے؛

"احمد شاہ بن مسعود بن عبد اللہ"

اس کے ختم پر یعنی ورق ۲۹ الف پر ایک اور نیا باب شروع ہوا ہے جو اس طرح لکھا گیا ہے۔ "باب فی التعلیم بضرب السیف"

اس باب کا ترقیمہ اس طرح لکھا گیا ہے:

"تم کتاب اعانة الملهوف فی العمل بالسیوف"

ورق ۲۹ ب پر ایک نیا رسالہ بسملہ کے ساتھ شروع ہوا ہے۔ جس کے مولف کا نام "امیر بدر الدین بن بکتوت الرماح الخازندار" بتایا گیا ہے۔ اس رسالہ کی ابتدا اس طرح ہے۔

"الحمد للہ الذی اذھب عنا الحزن ان ربنا لغفور شکور"۔

پہلا صفحہ فہرست اور تمہید پر مشتمل ہے۔ بعد میں ورق ۳۰ الف پر متن بسملہ کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔ ورق ۴۶ الف پر یہ رسالہ ختم ہوجاتا ہے۔ اس رسالہ کے مضامین میں صفۃ الرکوب، صفۃ شیل الطارقۃ، صفۃ سباق الجیل وغیرہ کے ساتھ گھوڑوں کے معالجہ کا بھی بیان ہے۔

ورق ۴۷ الف پر ایک دوسرا رسالہ شروع ہوتا ہے۔ اس رسالہ کا نہ تو نام معلوم ہوسکا اور نہ یہ کہ اس کا مولف کون ہے۔ اس کا موضوع فروسیہ ہے۔ وہ سب امور جو گھوڑوں سے متعلق ہیں نہ صرف زمانہ امن میں بلکہ بوقت جنگ بھی۔

گھوڑوں پر سے نیزوں کے ذریعہ مخالفوں پر حملہ کرنے کے سلسلے میں بعض عربی شاعروں کے شعر بھی نقل کیے ہیں۔ جن شاعروں کے شعر نقل کیے گئے ہیں اُن میں عمر بن معدی کرب، عنترہ، ربیعہ ابن مکرم، حارث ابن عمر، ربان الحمانی، عمرو بن مسعود وغیرہ شامل ہیں۔

کتاب کا بڑا حصہ بغیر باب وفصل کے ہے۔ بعد میں مضامین کو باب وار بیان کیا ہے۔ ورق ۴۳ الف پر یہ رسالہ ختم ہوگیا۔

اس رسالہ کی ابتدا اس طرح ہے۔ "الحمد للہ ذی العظمۃ المتعالی بالقدسۃ عن الصفات والامثال"۔ فقط